مانی صاحب: پلاٹ کے حوالے سے جو بات ہے، تو انہوں نے اگیری (agree) کیا تھا، لیکن جب میں ابھی اسلام آباد آیا اور اس کا پرائمری ایک مقصد یہ تھا کہ پلاٹ والے معاملے میں کوئی پیش رفت ہوتی تو انہوں نے اس میں اس چیز کو ابزرو (observe) کیا کہ آپ نے اس ٹائم کو اس طرح یوٹیلائز (utilize) نہیں کیا جس ٹائم میں آیا اور پھر آپ جو ہے وہ... سیٹرڈے (Saturday) کو اسلام آباد میں تھے بھی نہیں تو ان کو یہ چیز اچھی بھی نہیں لگی کہ اس معاملے کو پرائیورٹی (priority) پہ ڈیل کرنا چاہیے تھا، جبکہ آپ پرائیورٹی پہ اس کو نہیں دیکھ رہے تھے، لیکن آپ اپنے کچھ سیشن یا کوئی فیملی یا کوئی اس قسم کی ایکٹیویٹیز (activities) میں رہے ہیں۔

طلال زبیر: وہ تو میں نے مانی صاحب سے شیئر کیا تھا نہ کہ وہ اپلائی کرنا ہوتا ہے، اس کے چار پانچ دن کا پراسیس (process) ہے، ڈاکومنٹ تیار ہونے ہوتے ہیں، آپ کو میں نے کچھ ریکوائرمنٹس اور اپلیکیشن فارمز دیے ہوئے تھے۔

مانی صاحب: نہیں سر، وہ تو میں نے فارورڈ کر دیے تھے، لیکن آپ بھی سمجھتے ہیں نہ کہ چیز اس کو کسی چیز کو آگے بڑھ کے انتھوزیئسٹکلی (enthusiastically) ڈیل کرنے میں اور اس میں فرق ہوتا ہے۔

طلال زبیر: مانی صاحب نہیں، آپ سے شروع سے یہی بات ہوئی تھی نہ کہ ہم انشاءاللہ (Monday-Tuesday) تک اس کو کرلیں گے کمپلیٹ۔

مانی صاحب: دیکھیں، اول تو نہیں، شروع سے یہ نہیں تھی بات، بات تو یہ تھی کہ جی یہ جلدی سے جلدی ہو، بٹ دی پوائنٹ از (but the point is) کہ اگر میں وہاں پہ موجود تھا تو مجھے وہ یا تو جو بھی کوئی پلاٹ ہے، مجھے اس کی کوئی ڈیٹیلز دینا یا جاکے دکھانا یا کوئی اس قسم کی چیز (obviously) سی بات ہے، ابو بھی اور میں بھی، ہم ڈفرنشیٹ (differentiate) تو کر سکتے ہیں نہ کہ جب آگے بڑھ کے کسی چیز کو کیا جا رہا ہوتا ہے یا وہ اس طرح سے ہو رہا تھا کہ جیسے وہ ہمارے پہ کوئی فیور (favor) ہے۔ جبکہ وہ ہمارے پہ تو کوئی فیور نہیں تھی۔

طلال زبیر: ناٹ ایٹ آل (not at all,By the way)، یہ میری تو لائبلٹی (liability) ہے نا مانی صاحب، آپ لوگوں کے اوپر میں کوئی احسان نہیں کر رہا، میں تو صرف جو میرے اوپر رسپانسبلٹی (responsibility) ہے اور میرے اوپر لائبلٹی ہے، میں اس کو جو ہے وہ دیکھ رہا ہوں کہ میرے اوپر کوئی فائننشل لائبلٹی (financial liability) رینٹ وغیرہ کے حوالے سے نہ ہو، میں تو اس پرپز (purpose) کو آگے لے کے چل رہا ہوں نہ۔

تو میرا مقصد کسی پراسیس کو سلو ڈاؤن کرنا یا کم پرائیورٹی کے اوپر رکھنا نہیں ہے، کیونکہ

مانی صاحب: طلال صاحب میں نے تو اس سارے میٹر (matter) میں نہ، آپ کے ساتھ جتنا بھی میں کوشش کی ہے کہ میں فیور کروں اور میں اس کو فسلیٹیٹ (facilitate) کروں پراسیس کو، لیکن سلو ڈاؤن تو تھا پراسیس سلو ڈاؤن تھا ٹو گو می ڈیٹیلز آف انفارمیشن کسی بھی قسم کی... دوسرا یہ ہے کہ اس میں جب آپ آتے تھے ولنگ ویز (Willing Ways)، تو ولنگ ویز آ کے جو آپ کی وہاں پہ موومنٹ رہتی تھی، حالانکہ آپ کو اس میں میرے ساتھ ساری باتوں کو کرنا چاہیے تھا، کوئی بھی ڈیٹیلز ہیں فیملیز کے حوالے سے بھی یا (otherwise)... وہ ابو کو یہ چیزیں اچھی نہیں لگیں کہ اس میں ڈیلے (delay) ہوا ہے، ڈیلے تو ہوا ہے۔

طلال زبیر: نہیں، میں کہہ رہا ہوں، میں تو خالی اس دن بھی جو میں نے آپ سے شیئر کیا تھا میں نے آپ سے کہا تھا نہ، میرے سے کہ یہ اسٹوری تھی، فیکٹ (fact) تو مجھے نہیں پتہ تھا نہ، تو میرا اچھا یہ خیال...

مانی صاحب: لیکن فیکٹ تو یہ ہے کہ آپ کے حوالے سے بھی اور وکیل صاحب کے حوالے سے بھی ابو نے مجھے ہمیشہ عزت کرنے کو کہا ہے، ہمیشہ ریسپیکٹ (respect) کرنے کو کہا ہے اور ہمیشہ کہا ہے کہ ایک ریسپیکٹ فل ریلیشن شپ رکھیں۔ جس کے ساتھ میں وقت کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اسی طرح رہا اور پکا پکا اسی رویے کے مطابق چلتا تھا۔ سو، میں ابھی بھی یہ جو آپ نے بات کی ہے، میں ضرور پوچھ لوں گا حنین سے کہ انہوں نے ایسا کیوں کہا تھا، کیونکہ میں جو بات آپ سے کر رہا ہوں میں تو ڈائریکٹ کمیونیکیشن کر رہا ہوں نہ، میں ان کے تھرو تو نہیں کر رہا۔

طلال زبیر: ایگزیکٹلی مجھے جو ہے... لیکن چونکہ وہ انسٹرکشن مجھے آئی تو میں نے جو ہے وہ پھر اس کو اوائیڈ (avoid) کیا اور دوسرا یہ کہ آپ کو پتہ ہے کہ میں فرسٹ ڈے بھی جب آیا تھا وہاں پہ اور آپ آفس میں ملنے گئے تھے، میں تو خود اٹھ کے آپ کے پاس آفس کے اندر آیا تھا اور میرا کہیں بھی کوئی انٹینشن یہ نہیں ہے کہ میں کوئی آپ سے بالا بالا ہو کے کوئی چیزیں کر لوں گا، کیونکہ میں مزید اب نہیں کرنا چاہتا، جب کی ہیں نا، اس کے اوپر مزید نہیں کرنا چاہتا۔ ٹھیک ہے؟ کیونکہ وہ پوری کی پوری سچویشن (situation) کو جو ہے وہ اور خراب کریں گے، مجھے اس بات کا اچھے سے اندازہ ہے، (why would I do that)؟ تو اگر تو یہ اس حوالے سے ہے تو جو ہے کیونکہ میں اب کیا کروں؟ آپ کی کیا تجویز ہے؟

مانی صاحب: میں نے آپ کو جو رات کو آپ کو میسج دیا تھا، وہ بالکل ڈاکٹر صاحب کی طرف سے تھا جس میں وہ ایک معقول پیش رفت کی جو وہ بات کر رہے ہیں، وہ میں نے آپ کو ایکسپلین بھی کر دیا کہ جو آئیڈنٹیفائی ہو چکی ہیں چیزیں اور جو چیزیں آئیڈنٹیفیکیشن کے بعد آپ ایگری بھی کرتے ہیں کہ ہاں جی یہ ہوا ہے، تو وہ چیزوں کو تو سب سے پہلے وہ ریٹرن کیا جائے۔ اور اس کو پراپرٹی کی فارم میں اس کے۔

طلال زبیر: تو تھوڑا سا ٹائم جیسے میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے اس میں اگر دے دیں تو وہ آپ کہتے کہ وہ ممکن نہیں ہے، اس کو فوری کرنا ہے۔ تو میں نے اسی لیے آپ کو کہا تھا کہ اس کا تو میں پھر کسی دوست سے یا کسی سے ریکویسٹ کر لیتا ہوں کہ وہ اگر مجھے ٹائم جو ہے وہ کچھ دے کے، ایک دو تین مہینے کا اور وہ مجھے کچھ (money) دے دیں، پھر میں اس پلاٹ کو میں بعد میں بیچ کے ان کو پے بیک (pay back) کر دوں گا، میں کچھ ایسا کر لیتا ہوں۔ اگر ڈاکٹر صاحب ٹائم

طلال زبیر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے پھر میں اس کو کیش کا ارینج کر لیتا ہوں سارا۔ میں اس کو مجھے کسی سے نیچرلی (naturally) لون (loan) پکڑنا پڑے گا، تو میں یہ کر کے، اس کو ایک دو دن کے اندر، تو سارٹ اوٹ کر لیتے ہیں۔ آپ منگل تک اس کو سارٹ اوٹ کر لیتے ہیں۔

مانی صاحب: ٹھیک ہے۔ اور یہ جو دوسرے مریض کا معاملہ ہے، جو تیمور سلطان کا ہے، وہ بھی میں نے آپ سے بتایا، تو اس میں بھی کئی کافی کافی دیر لگ جاتی ہے آپ کی طرف سے مجھے ڈیٹیل ملنے میں یا جیسے.

طلال زبیر: 11:00 بجے آپ نے مجھے کال کی اور میں نے صبح 4:00 بجے تک تقریباً آپ کو ڈیٹیلز فارورڈ کیں۔ میں اس وقت بالکل سونے والا تھا، پھر آپ کی کال آئی اور میں نے جو ہے وہ پھر اس کے بعد میں نے تھوڑا سوچا، مجھے کلیریٹی نہیں تھی۔ میں نے کوئی تین ساڑھے تین گھنٹے سویا، اس کے بعد میں نے اٹھ کے وہ سارے کا سارا بنا کے آپ کو اسی وقت بھیجا، کیونکہ (it was also on my mind) کہ میں نے اس کو کرنا ہے۔

مانی صاحب: طلال صاحب وہ مشورہ میں آپ کو نا ایک دو چیزوں کے حوالے سے دوں گا۔ ایک تو یہ کہ جیسے مزمل پیشنٹ کے حوالے سے بھی میں نے آپ کو جب اس دن پوچھا، اس کی سیلری اور اس کے معاملات، تو آپ نے کہا کہ وہ 12 لاکھ کا جو آیا ہے وہاں سے، اس میں سب کچھ ہے۔ تو پھر میں نے آپ سے کہا مجھے اس کی تفصیل دے دیں، مجھے اس کے (sessions) کتنے ہوئے ہیں ڈاکٹر صاحب کے ساتھ، کتنے ہوئے ہیں۔

طلال زبیر: وہ سارے میں نے تیار کر لیے ہیں۔

مانی صاحب: لیکن اس میں دیکھیں نا، اس میں اِٹس بین (but it's been more than two days)، تو وہ جو ڈیلے آتا ہے نا، وہ ڈیلے پٹ آف کرتا ہے ابو کو، وہ پٹ آف کرتا ہے کہ اس میں اتنا وقت کیوں لگتا ہے۔

طلال زبیر: نہیں، آپ پلیز ڈاکٹر صاحب تک میری انٹینشنز پہنچائیے گا کہ میں کوئی انٹینشنل چیزوں کو جو ہے وہ ڈیلے نہیں کر رہا۔ لیکن... نیچرلی میں نے آپ کو پہلے کہا تھا کہ جب میں نے پہلے بھی اس پہ کیلکولیٹ کرنے کا سوچا تھا تو میں کنسنٹریٹ ہی نہیں کر پا رہا تھا۔ ابھی بھی میں نے اس پہ جو ہے وہ ٹائم لگا کے اس کو کر لیا ہے، یعنی وہ کمپلیٹ ہے۔ میں ابھی وہ تیمور صاحب والا وہ ساری ڈیٹیلز جو ہے وہ بنا رہا تھا اور جو اور بھی ایک دو کلائنٹس کے تھے، ان کی بھی۔ تو وہ ہم (Tuesday,Monday) تک جو ہے، (Wednesday,Tuesday) تک اس کو سارٹ اوٹ کر لیتے ہیں۔ ہم پلاٹ والا نہیں کرتے، وہ میں اپنے اون پہ کر لوں گا۔ مجھے پتہ ہے اس کی ورتھ تو ہے، (that is not a problem)، میں اس کو اپنے اون پہ کر لوں گا اور میں یہاں پر آپ لوگوں کو کیش میں اس کی سیٹلمنٹ کی ایفرٹ کر لیتا ہوں۔

مانی صاحب: بس ان چیزوں میں... ان چیزوں میں نا، خاص طور سے طلال صاحب...

طلال زبیر: ویڈنسڈے تک...

مانی صاحب: بتائیے، بولیں بولیں۔

طلال زبیر: میں نے کہا ویڈنسڈے تک اس کو کلوز کر لیتے ہیں اس معاملے کو، ٹھیک ہے؟

مانی صاحب: جی۔ میں آپ سے بس یہ کہہ رہا ہوں کہ ان چیزوں میں نا خاص طور سے اس بات کا خیال رکھیں کہ ابو نے وکیل مراد صاحب کو بہت لمبا موقع دیا اور چونکہ انہوں نے اس کو نہیں نا اویل کیا، تو اس کی وجہ سے بھی جو ہے وہ اب آپ کے میٹر میں اگر ڈیلے ہو گا یا اس قسم کی کوئی چیز ہو گی تو وہ ان کو پٹ آف کرے گی، تو آپ کو ایکسٹرا تھوڑا سا ایفرٹ سے اپنے میٹر کو ریزالو کرنا ہے۔ یہ چیز میں آپ کو ایک وہ اس میں (suggestion) کے طور پہ کہہ رہا ہوں، کیونکہ دوسرے اینڈ پہ ان کو کافی تنگ کیا جو ہے وہ، انوائے کیا، آپ نے میٹنگز میں اپنے سامنے دیکھا وکیل مراد صاحب نے کیسے انوائے کیا۔

طلال زبیر: ہاں نہیں، دیکھیں ان کی تو جو اسٹریٹیجی (strategy) تھی، آپ کو پتہ ہے کہ میرا رویہ وکیل صاحب کے رویے کی طرح نہیں ہے۔ میرا رویہ جو ہے...

وہ ایکسپیٹنس کی طرف ہے اور چیزوں کو جو ہے جو لائبلٹیز ہیں، ان کو رسپانسبلیٹی سے ٹیک اپ کرکے اس کو ریزالو کرنے کی طرف ہے...

مانی صاحب: اس کی آپ اس کی ریزن (reason) سمجھ رہے ہیں نا کہ اگر آپ کا میٹر فرسٹ میٹر ہوتا نا، تو اس میں اپروچ تھوڑی ڈفرنٹ ہوتی۔ لیکن آپ کا میٹر سیکنڈ میٹر ہے۔ پہلے وکیل صاحب کا جو سارا معاملہ آیا، اس میں بہت پیشنٹ اور بہت صبر اور بہت اس کے ساتھ کام لیا گیا۔ لیکن میں آپ کو یہ پرسنل طور پہ مشورہ یہ دے رہا ہوں کہ اس کو دین... دین... اس کو جو اسپیڈاپ کرنے کی ضرورت ہے نا چیزوں کو ریزالو ہونے میں، اس کی خاص وجہ یہ بھی ہے۔ تو...

طلال زبیر: اور اس کے علاوہ کوئی اور ریزن؟

مانی صاحب: مطلب اس کے علاوہ میرا... میرا ذاتی خیال ہے وہ یہ ہے کہ آپ سے کلوزنیس زیادہ تھی۔ تو آپ سے جو ہے وہ ڈس اپوائنٹمنٹ زیادہ ہے۔ میرا جو میرا اندازہ ہے، کہ ابو کی آپ کے ساتھ قریبی تعلق زیادہ تھا اور ادھر آپ سے تکلیف ان کو زیادہ ملی ہے، جو میرا اندازہ ہے۔

طلال زبیر: نہیں، ایکچولی اس میں تو کوئی دوسری رائے ہو ہی نہیں سکتی کہ میری وجہ سے سر کو تکلیف تو پہنچی ہے، اس میں تو میری کوئی دوسری رائے نہیں ہے مانی صاحب، یہ تو میں نے کیا ہے۔ میری وجہ سے سر کو بہت تکلیف پہنچی ہے۔

مانی صاحب: تو اب یہ...

طلال زبیر: اب اس کا ازالہ پتہ نہیں کیسے ہو گا۔

مانی صاحب: مطلب یہ کر سکتے ہیں آپ، اپنے رویے سے بھی کر سکتے ہیں، آپ یہ اس کو جو ہے وہ...

مانی صاحب: فی الحال پالیسی تو یہی ہے کہ جب تک یہ ریزالو نہیں ہوتا تو آپ فیملیز کے ساتھ ابھی ان کو ڈائریکٹ کر دیں یا ڈاکٹر صداقت کی طرف یا ڈاکٹر اعجاز کی طرف اور یا مس مرہمہ کی طرف۔ اگر وہ آپ سے رابطہ کرتے ہیں تو ان کو ادھر ڈائریکٹ کر دیں (until the matter is resolved)۔ اور اس وقت جو ہے وہ... اس کی ایک ریزن یہ بھی ہے کہ ہم چاہ رہے ہیں کہ فوکس آپ کا اس طرف ہو کہ اس ساری چیز کو سالو کر لیں۔

طلال زبیر: نہیں نہیں، میرا اس پہ... میں آپ کو بتاؤں کہ میرا اس کے اوپر 10/10 فوکس اسی چیز کے اوپر ہے کہ میں نے اس کو ریزالو کرنا ہے۔ میں اس چیز کو کوئی انٹینشنلی ڈیلے نہیں کر رہا، نہ ہی اس سے کوئی گین ہے یا کوئی وہ ہے۔ جو چیز دینی ہے تو وہ دینی ہے، ٹھیک ہے؟ اس میں میرا تو کوئی گین کا تو کوئی انٹینٹ نہیں ہے یا کوئی ڈسکاؤنٹس مانگنے کا انٹینٹ نہیں ہے، جو چیز لائبلٹی ہے وہ ہے مانی صاحب، میں نے دینی ہے۔ اب میں نے آپ سے ٹائم کی ضرور ریکویسٹ کی تھی یا ہم نے اس سے پہلے ایک آپشن ڈسکس کیا تھا، اب وہ آپ نے جیسے آج صبح ہی کمیونیکیٹ کیا کہ وہ قابل قبول نہیں ہے، تو میں اس ڈائریکشن پہ کام...

مانی صاحب: اس میں یہ ہے طلال صاحب، دیکھیں ٹائم کی بھی جو آپ نے ریکویسٹ کی نا، آپ اندازہ لگائیں کہ ٹائم ہم... ایسی کوئی جلد بازی بہت زیادہ مچائی بھی نہیں ہے ہم نے، کچھ کہا بھی نہیں ہے آپ کو زیادہ اس میں ڈیز کے حوالے سے اور گزرتے گزرتے دن کافی گزرتے بھی جا رہے ہیں، لیکن بات ٹائم کی سے زیادہ نا۔ کسی کی انتھوزیزم (enthusiasm)، انرجی کی ہوتی ہے کہ وہ آگے بڑھ کے اس کو ریزالو کر رہے ہیں یا ویٹ کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پہ میں جب آپ کو کوئی کیس کا یا کوئی میٹر کی چیز بتاتا ہوں، تو آپ مجھے تب بتاتے ہیں کہ ہاں جی یہ والا میٹر بھی تھا۔ لیکن آپ نے خود سے نہیں مجھے بتایا یہ تیمور کے حوالے سے، تیمور سلطان۔ یہ بھی ساتھ۔

طلال زبیر: نہیں نہیں، لٹرلی میرے ذہن... میرے لٹرلی ذہن میں نہیں تھا۔ لٹرلی میرے ذہن میں نہیں تھا۔

مانی صاحب: تو ان چیزوں سے زیادہ ہم گیج کر سکتے ہیں نا کہ چیزیں کیا چل رہی ہیں، اگر آپ مجھے اس کے حوالے سے خود بتا دیتے تو (things would have been)...

طلال زبیر: لٹرلی میرے ذہن میں نہیں تھا، لٹرلی میرے ذہن میں نہیں تھا۔ یہ میں آپ سے اونسٹ میں آپ سے کہہ رہا ہوں نا کہ میں آپ سے جو بات کروں گا میں اونسٹلی کروں گا، آپ کو اونسٹلی بتا رہا ہوں کہ میرے ذہن میں نہیں تھا۔

مانی صاحب: تو پھر آپ تھوڑا سا نا ٹائم جیسے اس پہ بھی گزاریں کہ آپ سوچیں ریسنٹ پاسٹ کے ایٹ لیسٹ جتنے مریضوں کے معاملہ ہے، آپ خود جو جانتے ہیں، وہ آپ خود سوچ کے بتائیں۔ وہ سب سے بہترین ہو گا۔ سوا گر ذہن میں نہیں تھا تو تھوڑا سا ٹائم اس کے اوپر اسپینڈ کریں کہ آپ کو کچھ یاد آئے کہ لاسٹ ایئر یا اس سے لاسٹ ایئر کا جو کم سے کم ایٹ لیسٹ دو پچھلے

دو تین سالوں کا میٹر تو جو ہے وہ ریزالو کیا جاسکتا ہے نا۔ سو آپ اس میں خود ذہن لگائیں، خود تھوڑا ساوقت دیں اس کو اور اس پہ سوچ کے تو پھر آگے بڑھیں۔ میں آپ کو تھرو آؤٹ دو تین دفعہ جتنی بھی ہماری بات ہوئی ہے، میں نے آپ کو یہی کہا ہے کہ میں فسیلیٹیٹ کرانے کی (maximum) کوشش کررہاہوں۔ اور میں جب یہ ہوجاتا ہے سارا ریٹروسپیکٹ میں فکس تو پھر آپ کی پوزیشن کو بھی ری انسٹیٹ کیاجائے گا، سارا کچھ کردیں گے۔ لیکن یہ جو ہے وہ تھوڑااس میں جو ہے ناوہ ٹائم کا بھی کنسرن ہے اور انٹینشن آپ کہتے ہیں میری بہت پازیٹو ہے، لیکن ہمیں نظر آئے گی جب آپ خود سے چیز بتائیں گے۔

طلال زبیر: مانی صاحب میں نے آپ کو خود سے بھی چیزیں اپڈیٹ کی ہیں۔ تو مجھے ذہن میں اس وقت تھا، میں نے آپ کو خود سے بھی اپڈیٹ کی ہیں۔

مانی صاحب: طلال صاحب، وہ کچھ (minimal) سی تھیں، جیسے وہ کوئی فیول الاؤنس یا کوئی آپ نے مجھے بتایا تھا، وہ انٹروینشن سے ریلیٹڈ وہ ضرور ہے، جو آپ نے بتایا، لیکن (these bigger matters)، یہ مطلب میں وہی کہہ رہا تھا آپ کو دو تین دفعہ کہ ایک مریض جو سال رہا ہو، وہ ان یوژول ہے، اور ان یوژول کیس بھولتا نہیں ہے۔ تو یہ والا بھی تو تھوڑا ذہن میں رکھیں نا۔

طلال زبیر: سلمان تو مجھے سلمان تو مجھے بالکل بھی نہیں بھولا ہوا تھا، وہ میرے ذہن میں تھا۔ تیمور صاحب والا کیس جو ہے، یہ پرابلی تھوڑا ساپرانا ہے، ڈیڑھ دو سال پرانا ہے، تو یہ لٹرلی میرے ذہن میں نہیں تھا۔ ٹھیک ہے؟ میں اور بھی ایسی چیزیں جو ہے وہ سوچوں گا، میرے ذہن میں آئے گا، میں آپ سے اونسٹلی شیئر کروں گا، میں ڈس اونسٹ نہیں ہونا چاہ رہا اس معاملے پہ۔ اور جہاں تک انٹھوزیزم کی بات ہے، ہم نے آج ایک ڈیوڈیٹ طے کرلی ہے، انشاءاللہ (Wednesday) تک جو ہے، وہ ہم اس کو کرلیتے ہیں کمپلیٹ میں اس کو ارینجمنٹ جو ہے، وہ اس کی کرتا ہوں۔

مانی صاحب: ٹھیک ہے، سو (so) پہلے موقع پا کے تو آپ مجھے یہ تیمور کی ڈیٹیلز (details) دے دیجیے، اور جو مزمل کے حوالے سے آپ نے کہا ہے کہ میں نے وہ ڈراڈاون (draw down) کرلی ہیں، تو وہ بھی مجھے دے دیجیے۔

طلال زبیر: میں شیئر کردیتا ہوں، میں آپ سے کرتا ہوں، میری وہ ریڈی ہیں، میں آپ سے ابھی شیئر کررہاہوں، ٹھیک ہے؟

مانی صاحب: ٹھیک ہے، اوکے جی،

طلال زبیر: اوکے۔

مانی صاحب: اللہ حافظ۔